REGD. No. L.5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ
۲۴ رجب ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷ / ۱۲ — ۱۵ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش — ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء — نمبر ۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ لیکن جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ پچھلے دنوں درد نقرس کے شدید دورہ کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہوگئی تھی۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

تونس اور فرانس کی فوجوں میں تصادم کا خطرہ

صدر بورقیبہ نے فرانس سے بات چیت کی شرائط کا اعلان کردیا

تونس ۱۴ فروری۔ تونس کے صدر مسٹر حبیب بورقیبہ نے فرانس کو متنبہ کیا ہے۔ کہ تونس فرانسیسی فوجوں کو ملک سے باہر نکالنے کی خاطر جنگ کے لئے بھی تیار ہے۔ صدر نے قوم کے نام ہفتہ وار نشری تقریر میں واضح کیا۔ کہ فرانسیسی فوج کے تونس سے نکل جانے کے بارے میں تونس کوئی مفاہمت نہیں کرے گا۔ اور اگر تونس کی دفاعی چوکیوں پر حملہ کیا گیا تو طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائے گا۔

تونس کی حکومت نے اعلان کردیا ہے۔ کہ تونس میں مقیم فرانسیسی فوجوں کی جو ناکہ بندی کی گئی ہے اگر اسے توڑنے کی کوشش کی گئی تو تونسی افواج مسلح کارروائی کریں گی۔

صدر حبیب بورقیبہ نے قوم کے نام ہفتہ وار نشری تقریر میں کہا کہ اگر تونس کی دفاعی چوکیوں پر حملہ کیا گیا تو طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائیگا۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ملک کے سربراہ کی حیثیت سے فرانس کے خلاف کارروائیوں کی تنظیم میں خود سنبھال لوں گا آپ نے کہا میں فرانس سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن

اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ساری فرانسیسی فوجیں تونس سے مکمل طور پر نکل جائیں۔

برطانوی فضائیہ کو ہائیڈروجن بموں سے لیس کردیا گیا

فوج کی تعداد اور کم کردی جائیگی۔ حکومت برطانیہ کا قرطاس ابیض

لنڈن ۱۳ فروری۔ برطانوی حکومت نے آج ایک وائٹ پیپر شائع کیا ہے۔ جس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوجوں کو ہائیڈروجن بم مہیا کردیئے گئے ہیں۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ نے امریکہ کے تعاون سے ایٹمی آبدوز کی تعمیر بھی شروع کردی ہے۔

اس قرطاس ابیض میں بتایا گیا ہے۔

کہ سال ۱۹۵۸-۵۹ء کے بجٹ میں برطانوی افواج پر کل ایک ارب اہم کروڑ اسی لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کی جائے گی۔ قرطاس ابیض میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ کا ارادہ ہے کہ دسمبر ۱۹۶۲ء میں جبری فوجی خدمات کا طریقہ ختم کردیا جائے اور مسلح افواج کی تعداد کم کرکے ۳ لاکھ ۷۵ ہزار نفری کردی جائے۔

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ اقوام متحدہ کے نمائندے برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم نے پنڈت نہرو سے ایک گھنٹہ بات چیت کی

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم کی کامیابی

مورخہ ۱۲ فروری کو سرگودھا گورنمنٹ کالج میں جو آل پاکستان انٹر کالجیئیٹ انگریزی مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں تعلیم الاسلام کالج یونین کے ظفر محمود چوہدری کے تین مقرروں میں سے ایک قرار پائے۔ اور اس طرح انہوں نے اس مقابلہ میں تیسرا انعام حاصل کیا۔

بحث کا موضوع تھا۔

"one unit Safe-guards the integrity of Pakistan"

یعنی ایک یونٹ پاکستان کی سالمیت کا محافظ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو کالج یونین اور خود ظفر محمود صاحب کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس

ٹھوس علمی اور معلوماتی مقالے۔ بلند پایہ دینی نظموں کی پیشکش

ربوہ ۱۳ فروری۔ آج شام قیادت ربوہ کے تحت مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس کمیٹی روم دفاتر تحریک جدید میں مکرم جناب شیخ روشن دین تنویر ایڈیٹر الفضل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں بعض ٹھوس علمی اور معلوماتی مقالوں کے علاوہ بعض نوجوان شعراء کی بلند پایہ دینی نظمیں بھی سننے میں آئیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ جناب حسن محمد خانصاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے نہایت اچھے انداز میں تحریر کردہ ایک مختصر سا مقالہ پڑھا جس میں آپ نے زندگی میں کامیابی کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء

الہامی تعلیمات

انبیاء علیہم السلام وقتاً فوقتاً اس لئے مبعوث ہوتے رہے ہیں کہ وہ انسانی زندگی کی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق راہ نمائی کریں۔ وہ ہمیشہ ایسے وقت مبعوث ہوتے ہیں جب انسان اپنی محدود عقل کی راہ نمائی میں صراط مستقیم سے دور جا پڑتا ہے۔ اور ایسی حرکات کرنے لگتا ہے جو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے خود انسان کی ذات اور دوسروں کے لئے خطرناک بن جاتی ہیں:

چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض باتوں میں مختار بنایا ہے۔ اور اس کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ جونسا طریق چاہے اختیار کرے۔ اور ساتھ ہی راہ نمائی کے لئے عقل بھی عطا کی ہے۔ لیکن اکثر انسان ایسی باتوں میں سخت غلطی کھا جاتا ہے۔ اور ان کی محدود عقل بجائے ان کی راہ نمائی کرنے کے اکثر اوقات ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہے۔

انسانی زندگی ایک نہایت ہی پیچ در پیچ معاملہ ہے۔ اس لئے اس کے ہر گوشہ پر انسانی نظر نہیں پہنچ سکتی۔ بعض ایسی باتوں میں تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو کوئی اختیار نہیں دیا۔ چنانچہ دل کی حرکت یا خون کے دورے پر انسانی ارادہ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ کام ایک قانون کلیہ کے مطابق آپ سے آپ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ بعض ایسے کام ہیں جن کا انسان کو اختیار ہے مثلاً کھانے یا نہ کھانے کا انسان کو اختیار ہے۔ یا مثلاً کیا کھایا جائے یا کیا نہ کھایا جائے۔ اس کا بھی اس کو اختیار ہے۔

یہ ہم نے صرف موٹی موٹی مثالیں دی ہیں تاکہ یہ امر واضح ہو جائے۔ کہ بعض کاموں میں جن کا انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔ ان کی کیا نوعیت ہے۔ مثلاً کھانے کا معاملہ ہے۔ اب ہر چیز جو کھائی جا سکتی ہے ضروری نہیں کہ وہ ہمارے لئے مفید ہو۔ انسان تجربہ سے معلوم کرتا ہے۔ کہ کونسی چیز مفید ہے اور کونسی نہیں۔ لیکن دنیا میں اتنی اشیاء ہیں جو کھائی جا سکتی ہیں کہ اگر محض تجربہ پر انحصار رکھا جائے تو شاید قیامت تک بھی انسان معلوم نہ کر سکے۔ کہ کیا کیا اشیاء ایسی ہیں۔ جن کا کھانا انسان کے تمام جسمانی اور دیگر قویٰ کے لئے فی الحقیقت مفید ہے۔ انسانی علم و عقل خوراک کی اشیاء اور جسمانی قوت وغیرہ تو بے شک معلوم کر سکتی ہے۔ لیکن بعض خوراکیں ایسی ہیں، جو انسان کو مثلاً نفسانیت کا غلام بنا دیتی ہیں۔ مثلاً شراب، خنزیر کا گوشت، پھر انسان باوجود عقل کے بعض وقت جذبات سے اندھا ہو جاتا ہے کہ وہ غلط خوراک کی برائیاں جانتے ہوئے بھی اس کو استعمال کر لیتا ہے۔ یہی دو چیزیں جن کا ہم نے نام لیا ہے۔ باوجودیکہ آج سائنٹفک تجربات سے ان کی برائیاں واضح ہو چکی ہیں۔ انسانوں کی ایک کثیر جماعت ان کا استعمال کر رہی ہے۔

بلحاظ جسمانی خوراک کی قوت کے ان دونوں چیزوں کی قیمت ضرور ہے لیکن ان کے دور رس نتائج انسانیت کے لئے سخت مضر ہیں۔ ان کی برائیاں ایک طویل تجربہ کے بعد اب کہیں جا کر واضح ہوئی ہیں۔ لیکن مذہب شروع ہی سے ان کی برائیاں بیان کرتا رہا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ سائنس نے بھی اس طرف اسی لئے توجہ کی ہے کہ پہلے سے اس کو مذہبی رجحانات ان کے خلاف معلوم تھے۔

ظاہر ہے کہ مذہب نے یہ حقائق تجربات سے حاصل نہیں کئے۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام ہی نے اس طرف راہ نمائی کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے منتخب انسانوں کے ذریعہ انسان کی ایسی باتوں میں بھی راہ نمائی کرتا ہے۔ جن میں انسان کو اختیار ہے۔ لیکن جس کو وہ غلط طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ایک موٹی سی مثال ہے۔ ورنہ اگر ہم غور کریں۔ تو ہزاروں ایسے اعمال ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان میں انسان کی راہ نمائی نہ کرتا۔ تو یہ دنیا کبھی کی تباہ ہو چکی ہوتی۔ کم از کم یہ ہوتا۔ کہ انسان کبھی حیوانیت کے درجہ سے اوپر نہ اٹھتا آج انسان اپنی عقل پر بڑا نازاں ہے، لیکن بات یہ ہے کہ جن باتوں کو وہ عقل کے نتائج سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی بھونڈی سی نقل کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر الہامی ہدایت کو جو مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ مہذب انسان کی فطرت میں رچ گئی ہوئی ہے۔ کسی طریقے سے انسانی فطرت سے خارج کر دیا جائے۔ اور انسان کو محض اس کی عقل پر چھوڑ دیا جائے۔ تو چند ہی برسوں میں انسان حیوانی سطح پر اتر آئے۔ اور اس کے بعد جلد ہی نوع انسانی کا کرۂ ارض سے نام و نشان مٹ جائے۔

اس کا تصور اس علم سے ہو سکتا ہے۔ جس سے زمین پر زندگی کے آغاز کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ اس علم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمین پر ہاتھی سے بھی قد آور اور کہیں طاقتور حیوانات موجود تھے۔ جن کے اب نیچر چٹانوں میں ہر قسم پائے جاتے ہیں یہ تو حیوانات کے متعلق ہے جن میں عقل انسان سے بہت کم پائی جاتی ہے۔ لیکن انسانی عقل کی رہنمائی دیکھنی ہو تو انسان کی موجودہ مادی ترقی کو دیکھ لیجئے۔ مغرب عموماً اور روس خصوصاً انسانی عقل کی کوتاہیوں کا مظاہرہ کر رہا ہے حالانکہ آج وہ اپنے معراج پر ہے۔ خود مغرب اور روس میں ایسے انسان پیدا ہو رہے ہیں جو حالیہ سائنسی ترقی کو نہ صرف انسانیت کے لئے ناکافی سمجھتے ہیں۔ بلکہ منافی خیال کرنے لگے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عقلی ترقی الہامی تعلیمات کے بغیر بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے آج جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ الہامی تعلیمات کو از سر نو زندہ کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ تعلیمات ابھی تک انسانی ذہنیت میں موجود ہیں۔ اور سائنسی ترقی ان کو بالکل ملیامیٹ نہیں کر سکی۔ ورنہ اول تو دنیا تباہ ہو چکی ہوتی۔ ورنہ کم سے کم دانشمندان عالم کی توجہ ان کے احیاء کی طرف مبذول نہ ہوتی

اب سوال صرف یہ ہے کہ کیا انسان خود بخود الہامی تعلیمات کا احیاء کر سکتا ہے۔ اس ضمن میں یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ بنیادی سوال ہی یہ ہے کہ عقل نے یہ تو محسوس کر لیا ہے۔ کہ الہامی تعلیمات کا یہ چراغ بجھ رہا ہے اور کوئی دم میں بالکل خاموش ہوا لیکن عقل میں یہ دم خم نہیں ہے۔ کہ اس چراغ کے شعلہ کو تیز کرنے والا تیل بہم پہنچائے۔ اس شعلہ کو تو وہی بھڑکا سکتا ہے۔ جس نے اس کو شروع کیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔

جماعت احمدیہ

کی

انتالیسویں مجلس مشاورت

۲۴ اپریل تا ۲۷ اپریل

بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ۳۹ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھش مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار کو بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

قیامِ خلافت و امامت

"تمدنی اور اتحادی حالت قائم رکھنے کے واسطے ایک امام چاہیئے" (حضرت مسیح موعودؑ)

از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری)

یہ ایک پرانی بحث ہے کہ ملکی و ملّی لحاظ سے انسانوں کے لئے آیا جمہوری نظام بہتر ہے یا شخصی؟ اسلام نے اس کا فیصلہ نہایت ہی حکیمانہ رنگ میں کیا ہے۔ اور بتا دیا ہے۔ کہ نہ تو محض جمہوری نظام بہتر ہے اور نہ محض شخصی۔ بلکہ وہ نظام بہتر ہے جو جمہوری اور شخصی دونوں نظاموں کی خوبیاں اور فوائد رکھتا ہو اور خشیۃ اللہ پر مبنی ہو یا بالفاظ دیگر وہ نظام ایمان و تقویٰ کی شرائط کے ساتھ نیابت اور مشاورت کا حامل ہو۔ اسلامی اصطلاح میں ایسے نظام کو نظام خلافت کہتے ہیں جو منہاج نبوۃ پر قائم ہوتا ہے۔ اور ایک منتخب شدہ خلیفہ کی سربراہی میں جاری ہوتا ہے۔

خلیفہ کے معنے ہیں (۱) "من یخلف غیرہٗ و یقوم مقامہ" جو کسی کا قائم مقام ہو کر وہی کام کرے جو اصل وجود کام کرتا تھا۔ (۲) "فی الشرع الامام الذی لیس فوقہ امام" شرعی اصطلاح میں خلیفہ اس امام کو کہتے ہیں جس کے اوپر (اس زمانہ میں) اور کوئی امام نہ ہو۔ (اقرب)

مشکوٰۃ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث مروی ہے جس میں قیامِ خلافت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ہے کہ "بہ منشاء ایزدی میری نبوت کے بعد تم میں خلافت علیٰ منہاج نبوت جاری ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا قائم رہے گی۔ پھر اس کے بعد ملوکیت کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا کھلا رہیگا پھر جابر حکومتوں کا دور آئے گا اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا جاری رہے گا۔ پھر اس کے بعد دوبارہ تم میں نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔" (باب تغیر الناس)

تاریخ شاہد ہے کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے۔ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا ایک نہایت عظیم الشان تابناک اور بابرکت دور قائم ہوا تھا۔ جس کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں۔ اس دَور میں بفضلہ تعالیٰ اسلام کی شان و شوکت تمام متمدن دنیا میں پھیل گئی تھی۔ پھر تاریخ بتاتی ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو گئی اور ایک مدت کے بعد جب وہ ملوکیت بھی قائم نہ رہ سکی تو پھر مسلمان جابر قسم کے بادشاہوں کے ماتحت منقسم ہو گئے۔ اور ایک عرصہ تک یورپ کی بڑھتی ہوئی طاقت کے سامنے جا بجا سرنگوں ہوتے رہے!

لیکن مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا آخری حصہ یہ تھا کہ جابر بادشاہوں کے بعد پھر مسلمانوں میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دَور کے ابتدائی وقت میں وہ خلافت بھی دوبارہ جاری ہوگی اور وہ اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجدید و احیاءِ اسلام کے لئے مبعوث فرما دیا۔ جو امتی نبی ہوئے اور اسلام کے فتح نصیب جرنیل۔ آپؑ نے بحکم الٰہی اسلام کی عالمگیر تبلیغ و ترقی کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ قائم کیا۔ اور ۱۹۰۸ء میں جب آپؑ کا وصال ہوا تو حسب پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گئی۔ حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت میں پہلے خلیفۃ المسیح ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے عہد میں ایک ایسی بات ظاہر ہوئی جو مخلصین میں سے تو کسی کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتی تھی۔ ۱۹۱۳ء میں جب حضرت خلیفہ اوّلؓ ابھی زندہ تھے۔ مگر آپ کی طبیعت علیل تھی۔ چند ایسے انگریزی دان لوگ تھے جنہوں نے خلافت کو محض اکثریت کے سامنے مصلحتاً قبول کیا تھا۔ ورنہ دلوں میں مغربی جمہوریت کے رجحانات چھپائے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے خلاف لوگوں میں "جمہوری یا شخصی" نظام کی بحث چھیڑ دی۔ اور طرح طرح کے وسوسے جماعت میں پھیلانے لگے۔ ان کا مدعا یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے بعد پھر جماعت میں کوئی واجب الاطاعت امام یا خلیفہ منتخب نہ ہو سکے۔ بلکہ امامت کی جگہ ایک جمہوری مجلس یا انجمن سنبھال لے۔ ان جمہوریت پسندوں کے نزدیک امام اور اسکی اطاعت کا اسلامی نظریہ سرا سر "وبال جان" تھا!

چنانچہ ۱۹۱۳ء میں انہوں نے اشتہارات کے ذریعہ جماعت میں اپنے واجب الاطاعت امام حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی زندگی میں ہی خلافت کو تہ و بالا کرنے کی نیت سے وسوسہ اندازی کی ایک مہم شروع کر دی اور خلافت کو طنزاً "پیر پرستی" کا لقب دیدیا۔ اس مہم میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ذات والا صفات کے علاوہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر "محمود" کو بھی نشانہ اتہامات بنایا تھا۔ کیونکہ حضرت مولانا نورالدین رضؓ اور تمام مخلصین جماعت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ادب کرتے تھے۔ اور یہ بات جمہوریت پسند عقلاء کی نظروں میں بڑی جمہوریت کش تھی چنانچہ اسوقت ان کی طرف سے ایک گمنام اشتہار "اظہار حق ۱" شائع ہوا۔ جس میں حسب ذیل وساوس بھی موجود تھے:۔

—"مامور شخص کی وفات کے بعد غیر ماموروں کی جانشینی نے اسلام کو تفرقوں کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ اور خلافت کا مسئلہ ایسا اسلام کے لئے وبال جان ثابت ہوا کہ اس نے مسلمانوں کی دین و دنیا کو تباہ کر دیا۔" (معاذ اللہ)

—"ہمارے موجودہ زمانے میں کچھ اس قسم کی جمہوریت کی ہوا چل رہی ہے کہ ہر ایک سلطنت ہر ایک متنفس شخص غلامی کے جوئے کو پھینک دینا چاہتا ہے۔"

—"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ کا مسیح اور مہدی موعود کر کے بھیجا اس نے اپنے ہاتھ سے جمہوریت کا (یعنی انجمن کا) پودا لگا دیا۔"

—"ممالک یورپ میں اشاعت اسلام کے کام میں اس پیر پرستی (یعنی خلافت) کے ذریعہ سخت دھکا لگنے کا اندیشہ ہے۔"

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے انتقال فرمایا تو آپ کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جماعت کے امام اور خلیفۃ المسیح ثانی منتخب ہوئے۔ اب ۱۹۵۸ء ہے اور مندرجہ بالا وسوسہ اندازیوں کے بعد یعنی ۱۹۱۴ء سے آج تک چوالیس سال کے عرصہ میں دنیا نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنے واجب الاطاعت امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں دلی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ کتنی عظیم الشان ترقی کی ہے۔ اب نہ صرف ممالک یورپ میں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا کام نمایاں کامیابیوں کے ساتھ ہو رہا ہے دنیا کے کناروں تک احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے مراکز کفر میں جا بجا مساجد تعمیر ہو رہی ہیں، دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اور مزید زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ اسیر اقوام حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ہدایت و استمداد کی طلبگار ہیں اور غیر مسلم اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ان کے نمائندے حضور پُرنور کی خدمت میں آتے ہیں۔ ان امور سے ظاہر ہے کہ قیامِ خلافت سے نہ تو ممالک یورپ میں اشاعتِ اسلام کو کوئی دھکا لگا ہے جیسا کہ جمہوریت پسندوں نے خدشہ ظاہر کیا تھا۔ اور نہ خلافت تفرقہ کی آماجگاہ بن کر وبال جان ثابت ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ منکرین خلافت کے تمام اوہام و خدشات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے مٹا کر رکھ دیا ہے۔ فالحمد للہ

ان لوگوں نے یہ بھی پروپیگنڈا کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک انجمن بنا کر گویا "اپنے ہاتھ سے جمہوریت کا پودا لگا دیا" ہے جو سراسر غلط ہے بھلا حضرت مسیح موعودؑ اپنے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف بھی کوئی کام کر سکتے تھے؟ حضور علیہ السلام نے تو "حمامۃ البشریٰ" میں خود یہ حدیث نبویؐ درج فرمائی ہے۔ کہ "یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہٖ الیٰ ارض دمشق" یعنی مسیح موعود خود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ علاقہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔" اگر خلافت حضرت مسیح موعودؑ کے بعد قائم نہیں ہونی تھی بلکہ جمہوریت کا دَور دَورہ ہونا تھا تو پھر حدیث نبویؐ میں "خلیفہ" کی جگہ "انجمن" کا لفظ ہوتا۔ مگر حدیث میں تو "خلیفۃ من خلفائہٖ" کے الفاظ ہیں جو صاف طور پر مسیح موعودؑ کے بعد سلسلۂ خلافت پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت ہی جاری ہوا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خلیفہ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) اپنے دورِ خلافت میں دو مرتبہ دمشق بھی تشریف لے جا چکے ہیں۔ لیکن منکرین خلافت اپنے ذہنوں میں ابھی تک "جمہوریت کا پودا" ہی اگا رہے ہیں!

حقیقت یہ ہے کہ نبوت کے بعد خلافت و امامت ہی وہ جلیل القدر منصب ہے۔ جس کی سربراہی میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے حیرت زا ترقی کی تھی۔ اور اسلام مشرق و مغرب میں پھیل گیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بھی جماعت احمدیہ نظام خلافت ہی کے تحت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور اسلام پھر دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ جو لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں خلافت کو دبا لے جانا چاہتے تھے وہ تو انتشار کے آغوش ہی میں جا پڑے۔ لیکن خلافت کے دامن سے وابستہ رہنے والی جماعت بفضلہ تعالیٰ اس شان سے ترقی کے راستہ پر گامزن ہے۔ جس کو دیکھ کر آج غیر مسلم دنیا بھی عش عش کر رہی ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

خلافت و امامت کی ضرورت اور اس کی اہمیت سے متعلق ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر کا حقیقت افروز حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے حق پسندوں کے لئے موجب تسکین و ہدایت ہوگا:۔

۳۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"میرے دعوے کا فہم کلید ہے نبوت اور قرآن شریف کی۔ جو شخص میرے دعوے کو سمجھے گا نبوت کی حقیقت اور قرآن شریف کے فہم پر اس کو اطلاع دی جائے گی۔ اور جو میرے دعوے کو نہیں سمجھیگا اس کو قرآن شریف پر اور رسالت پر پورا یقین نہیں ہو سکے گا۔"

پھر فرمایا کہ

"قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت یہ آیت نبوت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی میں ہزار کے قریب نام ہیں۔ اور پھر ان ناموں میں سے ابل کے لفظ کو لیا گیا ہے۔ اس میں کیا سِر ہے۔ کیونکہ الی الجمل بھی تو ہو سکتا تھا۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جمل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور ابل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدنی اور اجتماعی حالت کو دکھانا مقصود تھا اور جمل سے جو ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا۔ اس لئے ابل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایکدوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت رکھی ہے۔"

"دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر ایک اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ینظرون الی الابل کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔"

پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو۔ انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔"

"پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے غافل نہیں ہوتا۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے لمبے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہیئے۔ اور بہترین زادِ راہ تقوےٰ ہے۔ فان خیر الزاد التقویٰ۔"

"ینظرون کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح دیکھنا نہیں بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح اونٹ میں تمدنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے۔ اور اس میں اتباع امام کی قوت ہے اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباع امام اپنا شعار بناوے۔ کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے کیفیت خلقت میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو ابل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں۔"

(الحکم جلد ۶ ص ۴۲)

مندرجہ بالا حوالہ میں ذکر ہے نبوت کا امامت کا تمدنی اور اجتماعی حالت کا۔ اور ذکر ہے امام کے مسئلہ کا۔ اور حضور نے صاف فرمایا ہے کہ

"جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔"

نیز یہ کہ "انسان کے لئے ضروری ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ اتباع امام کو اپنا شعار بنا دے" تب ہی "فوائد جامع حاصل ہو سکتے ہیں۔"

حقیقت ہے کہ محض جمہوری نظام اسلام کے نزدیک کوئی مفید چیز نہیں۔ خلافتی نظام ہی اسلامی اور نافع نظام ہے کیونکہ اس میں جمہوریت اور انفرادیت دونوں ہی برقرار رہتی ہیں اور باہم مصروف عمل ہو کر ترقی سفر طے کرتی ہیں۔ جمہوری یورپ کی تقلید میں کوئی عزت نہیں۔ عزت تو اسلامی اقدار کو زندہ رکھنے اور اہل یورپ کو بھی ان سے متمتع کرنے میں ہے۔ خدا وہ بھی اسلام کی فوقیت کو قبول کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں! آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

یوم وقف جدید کے موقع پر جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ

۶ر فروری ۱۹۵۸ء کو حلقہ جات شہر لاہور اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے کارکنان نے وقف جدید کے لئے مزید وعدہ جات حاصل کرنے اور وصولیابی کرنے کے لئے دن بھر کوشش کی شام کو نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں جماعت کا عام جلسہ زیر صدارت مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ مکرم جناب امیر صاحب نے ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ نے وقف جدید ہر سہ پہلوؤں (زندگی وقف کرنے۔ زمین وقف کرنے اور چندہ دینے) کی وضاحت فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے صحابہ کرام کی قربانیوں اور ان کے نتائج کی مثالیں پیش کر کے احباب جماعت پر قربانیوں کی ضرورت اور اہمیت واضح فرمائی۔ مکرم جناب امیر صاحب نے بتایا کہ یہ تحریک بڑی برکات کی حامل ہے۔ اور اس کیلئے چندہ کی ادائیگی کا نہایت ہی آسان طریق ہے۔ اس میں جماعت کے ہر ایک فرد کو شریک ہونا چاہیئے —— امیر صاحب کی تقریر کے بعد نائب قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنی رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ مجموعی طور پر آج تک شہر لاہور میں سے ایک ہزار سے زائد افراد چندے میں شریک ہو چکے ہیں۔ اور وعدہ جات کی مجموعی رقم سات ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اور وصول سترہ سو کے قریب ہو چکی ہے۔

شہر لاہور میں سے ایک دوست نے وقف جدید کے لئے زمین بھی پیش کی ہے۔ اور تین احباب نے وقف کے لئے اپنی زندگیاں بھی پیش کی ہیں۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

اذکروا موتاکم بالخیر

چوہدری محمد یوسف صاحب مرحوم

(از محمد عیسےٰ صاحب ظفر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

جماعت احمدیہ غوث گڑھ کے قیام کا فخر حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے اور اس جماعت کو وسیع کرنے کی توفیق اللہ تعالےٰ نے میرے والد محترم کو دی۔ آپ تقریباً ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے اور فروری ۱۹۱۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جس روز سے آپ نے سلسلہ میں شرکت کی اسی روز سے تا یوم وفات (۳ فروری ۱۹۵۸ء) اپنی قوت سلسلہ کی اشاعت کے لئے خرچ کرتے رہے جو عزیز، رشتہ دار سلسلہ کے راستہ میں حائل ہوتا اس کی آپ بالکل پرواہ نہ کرتے تھے آپ کے احمدیت کے قبول کرنے سے جہاں گھر میں شور مخالفت اٹھا وہاں ننھیال اور سسرال میں بھی بہت اضطراب پیدا ہوا جس کے نتیجہ میں ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ میں ایک مناظرہ ہونا قرار پایا۔ مناظرہ مقررہ تاریخوں میں ہوا اور اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو اس مناظرہ میں جس میں تقریباً آٹھ ہزار اشخاص شامل تھے کامیابی عطا فرمائی اس مناظرہ میں مرکز کی طرف سے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ میر قاسم علی صاحب مرحوم۔ مولوی فضل الدین صاحب اور مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے شرکت کی۔ اس مناظرہ کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ مجسٹریٹ علاقہ نے لوگوں کے روبرو یہ اعلان کیا تھا کہ فتح کا سہرا احمدیوں کے سر ہے۔ ہمارے علماء کے براہین قاطعہ کو سن کر اور مدمقابل کے عالم مولوی محمود الحسن صاحب دہلوی کے شکست کھانے پر فاضل جج نے فیصلہ دیا تھا کہ احمدی علماء میدان مناظرہ میں ہی بیٹھے رہیں کیونکہ میدان انہی کا ہے اور اہلحدیث حضرات یہاں سے چلے جائیں کیونکہ وہ شکست خوردہ ہیں۔

ہمارے علماء اس مناظرہ سے فارغ ہو کر غوث گڑھ آئے اور وہاں پر ایک جلسہ کیا جس کے نتیجہ میں اور بہت سے افراد کے علاوہ میرے دادا جان بھی احمدی ہوئے ان سے قبل میری والدہ صاحبہ بشارات رحمانیہ کے ماتحت احمدی ہو چکی تھیں آپ میں سلسلہ کے لئے قربانی کا بہت جوش تھا جس وقت آپ نے احمدیت کو قبول کیا اس وقت گندم کی فصل پک چکی تھی۔ آپ کے احمدی ہو جانے سے اپنے خاندان ننھیال اور سسرال میں سے کوئی فرد ایسا نہیں تھا کہ آپ کی اس ضرورت کے وقت مدد کرتا۔ مگر آپ نے اس کی پرواہ نہیں کی اور صبر سے کام کرتے رہے آخر آپ کا صبر رنگ لایا اور تمام خاندان

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . آغوش احمدیت میں آگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ کے صبر و استقلال کو دیکھ کر آپ کے ننھیال اور سسرال نے آپ کا ہر قسم کا بائیکاٹ کر دیا۔ مخالف رشتہ داروں کے بائیکاٹ پر اللہ تعالےٰ نے آپ کی غیرت ایمانی کو اس قدر مضبوط کیا کہ آخر انہی لوگوں کو آپ کے سامنے جھکنا پڑا۔

والد محترم نے اپنی اولاد کو اس رنگ میں تعلیم دی کہ اس کی مثال دیہاتی زندگی میں ملنی بہت مشکل ہے۔ آپ نے اپنی خون پسینہ کی کمائی کو خرچ کر کے اپنی اولاد کو تعلیم دلائی آپ کی خواہش تھی کہ آپ کی اولاد تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کرے۔ اس خواہش کو اللہ تعالےٰ نے پورا کر دیا۔

چندہ کے میدان میں آپ ہمیشہ بہت باقاعدہ رہے۔ بیت المال کے چندوں کی ادائیگی کے علاوہ تحریک جدید کے دور اول میں شامل ہوئے اور ۱۹ سال تک متواتر چندہ ادا کرتے رہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے وقف جائیداد کی تحریک فرمائی تو آپ نے اپنی جائیداد وقف کر کے اس کا حصہ اسی وقت ادا کر دیا۔ پنجگانہ نماز کے آپ پابند تھے۔ باوجود اس کے کہ بڑھاپے کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ایک ٹانگ سے معذور تھے پھر بھی فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے تھے۔

آپ مدت سے بیمار تھے۔ وفات کا وقت قریب آنے پر آپ نے ہمیں جو نصائح کیں ان میں سے پہلی نصیحت یہ تھی۔ " دنیا کی ہر چھوٹی اور بڑی طاقت کو چھوڑ دینا مگر احمدیت کو نہ چھوڑنا "

دو اور تین فروری کی درمیانی رات کو سوا گیارہ بجے ان پر نزع کی حالت طاری ہوئی اسی وقت سے آپ نے کلام اللہ سنانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد درود شریف اور کلمہ شریف پڑھا اور دو بجکر تین منٹ پر اس دار فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو مقبرہ عام قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہے۔ آخر میں احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے احباب یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱) ٹریننگ بطور ٹکٹ کلکٹر

آٹھ خالی اسامیاں۔ عرصہ ٹریننگ یک ماہ الاؤنس دوران ٹریننگ ۵۰/- روپیہ ٹکٹ کلکٹر سیکنڈ گریڈ مقرر ہونے پر تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰-گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ ایف۔اے۔ ایف۔ایس۔سی یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۳/۱/۵۸ کو ۱۸ تا ۳۰ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے خاص مراعات۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ پر ۳/۵/۵۸ تک بنام ذیل کے Divisional Superintendent N.W.R. (پاکستان ٹائمز ۲/۷/۵۸)

(۲) سی ایس۔ ایس ایگزیمینیشن کلاس

داخلہ کلاس (مارچ تا مئی ۱۹۵۸ء) کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

The Adviser central Superior Services Compitive Examination Universty Oriental College Lahore.

(پاکستان ٹائمز ۲/۷/۵۸)

(۳) امتحان مقابلہ محکمہ ڈاک

انسپکٹر ڈاکخانہ جات و آفس سپروائیزر کی اسامیوں میں بھرتی کے لئے امتحان مقابلہ کراچی لاہور۔ ڈھاکہ میں بماہ اپریل ۱۹۵۸ء ہوگا۔ مضامین (۱) مضمون نویسی و جنرل انگلش (۲) پریس و ڈرافٹنگ (۳) جنرل نالج (۴) حساب (میٹرک کا معیار) (۵) جغرافیہ (میٹرک کا معیار) (۶) زبانی گفتگو۔ بعد انتخاب گیارہ ماہ ٹریننگ۔ یک سالہ آزمائشی تقرری میں تنخواہ ۱۰۰/- بعد میں ۱۳۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲/۲۵-۳۰۰ الاونس علاوہ شرائط:۔ بی۔اے عمر ۱/۳/۵۸ کو ۲۰ تا ۲۸۔ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواروں کو خاص مراعات درخواستیں مجوزہ فارم میں بمعہ مصدقہ نقول سندات درباره عمر۔ قابلیت۔ چال چلن نیز کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی دس روپے ۲۸/۲/۵۸ تک بنام پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ متعلقہ۔ (پاکستان ٹائمز ۸/۲/۵۸)

(۴) ضرورت انسپکٹران سنٹرل ایکسائز و لینڈ کسٹمز

دس اسامیاں۔ تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲/۲۵-۳۵۰- الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ گریجوایٹ۔ لاگریجوایٹ کو ترجیح۔ عمر ۱/۳/۵۸ کو ۲۵ تک قد ۷-۵۔ چھاتی ۳۳۔ درخواستیں دفتر روزگار میں ۲۰/۲/۵۸ تک بنام Collector of Central Excise and Land customs Lahore (پاکستان ٹائمز ۸/۲/۵۸)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ امۃ الحی بیگم (بنت خان محمد الطاف خانصاحب مرحوم آف چارسدہ ضلع پشاور) مورخہ ۸/۲/۵۸ کو بمقام راولپنڈی بچہ کی پیدائش کے چند دن بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچے چھوڑے ہیں۔ احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الاکبر خاں چھیامل بلڈنگ۔ صدر روڈ۔ پشاور کینٹ

تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد ۳۱ر جنوری تک ادا کرنے والے سابقون الاولون

قسط نمبر ۹

ذیل میں دفتر دوم سال ۱۴ کے وعدے سو فیصدی ادا کرنے والے احباب کرام کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ اور ان احباب کرام سے جن کے وعدے ابھی تک سو فی صدی پورا ہونے میں کچھ کمی رہی ہے یا کسی کا سالم وعدہ ہی قابلِ ادا ہے تو وہ بھی ایسا ماحول پیدا کریں کہ ان کا وعدہ اسی ماہ فروری میں پورا ہو جائے۔ اس لئے کہ ان کا ایسا اقدام نہ صرف ان کو سابقون الاولون کا ثواب عطا فرمائے گا۔ بلکہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعا حاصل کرنے میں بھی مدد کرے گا۔ اور وہ ابتداءِ سال میں ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور حمد الٰہی کا گیت گاتا رہے گا۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی ÷ ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی ÷ غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
(المسیح الموعودؑ)

(خاکسار برکت علی خاں وکیل المال)

فہرست یہ ہے:۔

محمد اسحٰق صاحب حجام بشیر آباد اسٹیٹ سندھ ۸/۸
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۵/۸
مستری محمد الدین صاحب 〃 〃 ۵/۸
والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/۵
عبدالعزیز صاحب مالی معہ بچگان 〃 ۴۸/۱۱
محمد عاشق صاحب 〃 〃 〃 ۶/۱۲
اہلیہ صاحبہ غلام رسول صاحب ۸/۸
اللہ دتہ صاحب گوجر ۱۰/۴
محمد خان صاحب گوجر ۱۰/۸
منشی غلام محمد صاحب ملتان -/۱۵
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 -/۱۰
دلپذیر صاحب ۶/۱۲
والدہ صاحبہ 〃 ۶/۴
عبدالسلام صاحب ارائیں ۶/۴
محمد طفیل صاحب راجپوت -/۲۰
محمد اشرف صاحب -/۵
رشید احمد صاحب جٹ -/۱۱
محمد انور صاحب 〃 -/۱۱
محمد شریف صاحب -/۵
نذیر احمد صاحب ارائیں -/۱۶
علم الدین صاحب -/۸
محمد ابراہیم صاحب -/۵
مبارک احمد صاحب ۶/۲
ناصر احمد صاحب ۵/۶
بشارت احمد صاحب -/۵
عبدالغفور صاحب -/۵
چوہدری محمد الدین صاحب -/۳۲
مستری عبدالرحیم صاحب -/۶
عبدالکریم صاحب بیلدار باغ -/۶
ملک عبداللطیف صاحب ناظم آباد کراچی -/۱۰
خواجہ محمد الدین صاحب 〃 〃 -/۵
سید مہر بانشاہ صاحب ماڑی پور 〃 ۸/۲
چوہدری عبدالغنی صاحب 〃 〃 -/۵
اہلیہ بشیر احمد صاحب منیر سیال 〃 ۱۲/۸

بچگان بشیر احمد صاحب منیر سیال ماڑی پور کراچی ۱۳/۸
ملک سلطان خان صاحب 〃 〃 〃 -/۶
کے۔عمر۔ امجد صاحب حلقہ منوڑہ -/۱۵۵
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃 -/۱۰
خلیل احمد صاحب ابن 〃 〃 〃 -/۵
حمید اللہ خاں صاحب حلقہ ڈرگ روڈ -/۵
جمعدار ایم رائے بٹ صاحب 〃 -/۶
مہر الدین صاحب حلقہ کورنگی کریک -/۵
احمد خاں صاحب بلوچ احمدیہ منزل سکھر -/۱۰
محمد طفیل صاحب پارسل کلرک لودھراں -/۳۵
منجانب والدہ مرحومہ محمود عالم صاحب 〃 ۷/۱۴
〃 اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۷/۱۳
چوہدری محمد یوسف صاحب سانگھڑ -/۸۰
بچگان و والدین 〃 〃 -/۵
محمد اسلم صاحب 〃 -/۱۰
بھلوار حسین صاحبہ 〃 -/۵
-/۱۰۰
چوہدری محمد خان صاحب ملا گھاڑو سندھ ۵/۴
نگزار احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ -/۱۴
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/۶
منشی محمد صادق صاحب 〃 〃 -/۳۸
اہلیہ و بچگان 〃 〃 〃 -/۱۲
-/۵۰
محمد اسحٰق صاحب 〃 -/۸
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 -/۵
غلام محمد صاحب ولد جان محمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ -/۶
حسن محمد صاحب 〃 -/۶
محمد ابراہیم صاحب گوجر 〃 -/۱۵
عبدالحکیم صاحب 〃 -/۱۵
مرزا محمد بیگ صاحب 〃 ۵/۸
مولوی محمد عبداللہ صاحب پیر کوٹی 〃 -/۳۵
عطا محمد صاحب -/۱۴
منشی رفیق احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ -/۹
والدہ عبدالرحمٰن صاحب محمد آباد اسٹیٹ -/۵
چوہدری پیر محمد صاحب اکاؤنٹنٹ 〃 -/۵۹
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 -/۸

شاہ محمد صاحب ابن پیر محمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ -/۷
ارشاد بیگم صاحبہ بنت پیر محمد صاحب 〃 ۵/۸/۰
ثریا نسرین بنت غلام حیدر صاحب ۰/-/۶
ادریس احمد صاحب ۰/-/۷
منشی محمد بوٹا صاحب معہ بچگان ۷۲/۴/۰
محمد صادق صاحب گزگز محمد آباد اسٹیٹ ۵/۸/۰
نذیر بیگم مبارکہ اہلیہ صوفی نذیر احمد صاحب ۹/-/۰
بشریٰ پروین صاحبہ بنت چوہدری احسان اللہ
نبی سرروڈ ۷/۴/۰
نصرت پروین 〃 〃 ۷/۴
خالدہ پروین صاحبہ 〃 〃 ۷/۴/۰
حمیدا اختر خاں صاحب پسر 〃 ۷/۴/۰
عبدالحکیم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
انور آباد اسٹیٹ -/۳۳
چوہدری کریم بخش صاحب 〃 ۸/۲/۰
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب
چک نمبر ۲۷ الف ۷/۸/۰
محمد ادریس احمد صاحب پسر 〃 〃 ۵/۸/۰
امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت 〃 〃 ۶/۸
مستری یار محمد خان صاحب ملتان شہر ۵/۵/۰
محمد الطاف حسین خان صاحب ملتان چھاؤنی ۳/۴/۱
شیخ عبدالرحمٰن صاحب بوریوالہ ۶/۴/۰
نور بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب ۳/۱۲
نسیم اختر شمیم اختر مظفر احمد بچگان -/۳
شیخ محمد سلیم صاحب ابن محمد اسلم صاحب وہاڑی -/۱۴
امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ محمد سلیم صاحب
منور 〃 ۵/۸/۰
چوہدری احمد علیخاں صاحب چاہ بھاگو والہ -/۲۶
نجم النساء صاحبہ اہلیہ احمد علیخاں صاحب 〃 -/۷
دختران احمد علی خانصاحب 〃 ۰/-/۱۰
چوہدری رحمت علیخاں 〃 ۰/-/۸
اہلیہ صاحبہ چوہدری رحمت علیخاں 〃 ۵/-/۰

ارشاد علی خاں صاحب ملتان چھاؤنی ۲/۴/۰
منجانب والد صاحب و برادران 〃 ۱۳/-/۰
ناصر الدین صاحب 〃 〃 ۶/۸/۰
چوہدری سعید احمد صاحب چک ۱۲۵/۱۰R
ملتان ۵/-/۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۵/۸/۰
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چک ۳۲/۴۷ No.
شیخوپورہ ۳۲/۴
محمد سلیمان صاحب 〃 ۱۰/-/۰
اہلیہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب سکھری
کوئٹہ ۵/۸/۰
منیر احمد پسر شیخ بشیر احمد صاحب،
سکھری ۵/۸/۰
ظفر اقبال صاحب خالد ۵/-/۰
منجانب والدہ مرحومہ چوہدری
عبدالحق صاحب ۸/۰
امۃ الوہاب صاحبہ اہلیہ شیخ محمد خورشید صاحب
ملتان ۲۵/-/۰
عبدالشکور صاحب اسلم سیکرٹری مال
خانپور ۱۵/۸/۰
چوہدری عبدالمجید صاحب 〃 ۵/-/۰
واحد بخش صاحب بلوچ 〃 ۱۳/-/۰
عبدالغفور صاحب رند 〃 ۷/-/۰
اللہ دتہ صاحب بھٹی 〃 ۵/۴/۰
محمد مصطفےٰ صاحب رند 〃 ۵/-/۰
ظہور احمد صاحب 〃 ۵/-/۰
محمد ابراہیم خانصاحب 〃 ۱۲/-/۰
احمد علی صاحب 〃 ۵/۲/۰

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۷ میاں محمد حنیف صاحب ولد میاں نظام الدین صاحب ساکنہ چک ۱۰۷ نہر فتح تحصیل چشتیاں کا نکاح حمیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مرزا محمد رشید صاحب بی ایس سی ربوہ کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مبلغ ایک ہزار حق مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

اعلان دار القضاء

میاں محمد عبداللہ صاحب زرگر مرحوم آف پنڈی چری کے ترکہ کی تقسیم کے سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ میاں ضیاء الدین صاحب زرگر ابن میاں روشن دین صاحب زرگر رڈالہ روڈ دستی سمندری کے قبضہ میں مرحوم کا متروکہ ہے۔ مگر معمولی طریق سے میاں ضیاء الدین صاحب کو بلانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۳ر فروری پیش ہو کر جواب دہی کریں۔ ورنہ مبینہ متروکہ کی ذمہ داری ان پر ڈالی جا سکے گی۔

ناظم دار القضاء ۔۔ ربوہ

۳۱ جنوری تک ادا کرنیوالے مجاہدین

(قسط ۱۰)

احباب کرام یہ نوٹ فرمالیں۔ کہ جو احباب ۳۱ جنوری تک وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کر چکے ہیں۔ ان کے نام اس قسط کے علاوہ قسط ۱۱ و ۱۲ میں بھی شائع ہوں گے۔ اس کے بعد وہ احباب جو فروری میں ادا کر چکے ہیں یا مارچ میں ادا کریں گے۔ ان کے نام بھی چونکہ وہ سابقون الاولون میں ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت پہلے چار پانچ ماہ میں اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ اس لئے ان کے نام بھی حسب معمول دعا کے لئے پیش کرکے اخبار میں شائع کئے جائیں گے۔ دوستوں سے عرض ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں پوری تن دہی اور سرگرمی سے جلد تر ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ خدام الاحمدیہ اور عہدہ دار احباب بھی یہ توجہ تمام کوشش کریں کہ ان کے احباب جلد تر ادا کرسکیں تا مارچ کے آخر تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کہ تحریک جدید کا روپیہ آخر مارچ تک جمع ہوجائے۔ پورا ہوجائے۔ جو عہدہ دار یا خدام الاحمدیہ یا بااثر و بارسوخ احباب تحریک جدید کا روپیہ جمع کرنے میں کوشش فرمادیں۔ ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر ان کے نام بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دئے جاویں گے۔ اور کوشش کی جائے گی کہ عہدیداران کے نام بھی شائع ہوسکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

فہرست دفتر دوم ۱۴

سعیدہ بیگم اہلیہ عبدالقیوم صاحب لکھوکی ڈوڈو ۷/-
زینب بی بی اہلیہ حکیم عبدالواحد صاحب معہ دختران ۶/۱
چوہدری نور محمد صاحب نظارت جائداد ۶/۸/-
عبدالغفور صاحب کارکن لنگر خانہ ۵/۸/-
ناصر احمد صاحب کارکن دفتر امانت ۵/۸/-
محمود احمد صاحب سعید واقف زندگی ۵/۱۰/-
مبارک مصلح الدین صاحب ۱۰/-/-
ماسٹر فقیر اللہ صاحب امانت تحریک جدید ۵۱/-/-
مسعود احمد خان صاحب II ایر فضل عمر ہوسٹل
تعلیم الاسلام کالج ۶/-/-
جمیل الرحمن صاحب II ایر " " ۶/۱۲/-
رفیق احمد صاحب " " ۵/-/-
ناصر احمد صاحب " " ۵/-/-
حمداللہ صاحب قمر I ایر " " ۵/-/-
محمد ایاز صاحب فضل عمر ہوسٹل " ۵/-/-
چوہدری عبدالشکور صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ۵/۸/-
بشریٰ یاسین صاحب IV ایر لجنہ ہوسٹل
جامعہ نصرت گرلز ۶/۸/-
حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ ۔ کارکن ۷/-/-
علم الدین صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۵/۲/-
فقیر محمد صاحب پتھیرا " " ۵/-/-
مستری عبدالرحیم صاحب ٹال والا ۷/-/-
لطیف احمد صاحب خالد ۵/۸/-
لطیف احمد صاحب ماسٹر سکول کمیٹی ۵/۸/-
مستری احمدالدین صاحب ۱۰/-/-
رفیع احمد صاحب بشارت ولد میاں عنایت اللہ صاحب ۵/-/-
چوہدری وزیر محمد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۶/-/-
نصیر احمد صاحب کلرک تعلیم الاسلام کالج " ۶/۸/-
سید فقیر محمد صاحب دارالصدر غربی ۵/۸/-
محمد حسین صاحب " " ۵/-
رشید الدین صاحب " " ۱۰/-/-
حکیم عبدالحق صاحب c/o ملک محمد رفیق صاحب ۵/-/-
حفاظت مرکز

سید عبدالرحمن صاحب فروٹ مرچنٹ گولبازار ربوہ ۱۲/-
خواجہ بشیر احمد صاحب کیفے فردوس ہوٹل " ۱۰/-
ناظر حسین صاحب دارالصدر جنوبی ۵/-/-
احمد دین خادم گولبازار ربوہ (معہ اہل و عیال) ۱۵/۱۰/-
مکرم مستری رشید احمد صاحب دارالنصر ربوہ ۵/-
چوہدری محمدالدین صاحب دارالنصر ۱۰/-/-
عبدالباسط صاحب طالب علم دارالنصر ۵/-/-
والدین مرحومین بابو محمد بخش صاحب محلہ دارالنصر ربوہ ۵/-
مستری محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالیمن ربوہ ۱۰/۱۰/-
خواجہ نذیر احمد صاحب ۵/۸/-
امۃ النصیر بنت مولوی ابوالفضل محمود صاحب ۶/۸/-
لطیفہ نزہت بنت مولوی غلام احمد صاحب
بدوملہی دارالیمن ۵/۱۳/-
محمودہ شوکت صاحبہ سابقہ نسیم آباد اسٹیٹ ۱۰/۱۲/-
مرزا ظہیرالدین صاحب درویش قادیان ۵/۸/-
استانی امۃ المنان صاحبہ ریحانہ ۵/۲/-
بشیر خاتون صاحبہ ۵/۲/-
بچگان " ۵/۲/-
صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان ۵۰/-

ضلع جھنگ

رشیداں بی بی اہلیہ صاحبہ محمد صادق صاحب
بمعہ بچگان گھمیانہ ۵/۸/-
سلامت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالستار صاحب
بمعہ بچگان گھمیانہ ۵/۲/-
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں علی محمد صاحب
بمعہ بچگان گھمیانہ ۵/۵
چوہدری عبدالستار صاحب باذو کھیتیا نوالہ
گھمیانہ ۶/۱۰/-
محمد صادق ولد علی محمد صاحب " " ۱۳/۱۰/-
میاں صابر علی صاحب ولد علی محمد صاحب " ۵/۱۴

اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عزیز احمد صاحب ۱۸/-
مستری نواب الدین صاحب ۱۰/۴
محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد نواز صاحب
سیالکوٹ شہر ۵/۸
قدسیہ شمیم صاحبہ بنت " " ۶/۸
ممتاز قریشی صاحبہ بنت مفتی فضل الرحمن صاحب
معہ والدہ صاحبہ ۲۷/-
امیر بی بی اہلیہ منشی محمد عبداللہ صاحب
سیالکوٹ شہر ۵/۹
محمد حسین صاحب پسر اللہ دتہ صاحب " ۱۰/۸
والدہ سیدہ انوار حسین صاحب " ۸/۴
چوہدری غلام نبی صاحب " ۸/-
داؤد احمد صاحب پسر چوہدری محمد اسلم صاحب
چھاؤنی سیالکوٹ ۲۱/-
طیبہ بیگم صاحبہ بنت " " ۲۱/-
شاہد احمد صاحب پسر " " ۸/-
مبارک احمد صاحب پسر " " ۸/-
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت " " ۸/-
عطاء اللہ صاحب چونڈہ سیالکوٹ ۱۸/-
مرزا محمد سعید صاحب " ۵/-
رشیدہ بیگم صاحبہ دائی زیدکا " ۵/-
نجم النساء دختر نذیر احمد صاحب صراف ڈسکہ " ۱۳/-
نرگس آمنہ صاحبہ " " ۱۳/-
منیر احمد صاحب طارق پسر خلیفہ احمد صاحب ناصر
صراف ڈسکہ ۱۳/-
نصیر احمد صاحب طارق " " ۱۳/-
فاطمہ صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب
سمبڑیال سیالکوٹ ۵/-
فاطمہ زوجہ مستری عنایت اللہ صاحب
مالو کے بھگت ۵/۵
عبدالرحیم صاحب کلاسوالہ سیالکوٹ ۵/۱۳
نورالدین صاحب زرگر راجپوت ۸/-
اہلیہ صاحبہ پیر محمد شفیع صاحب
دولت پور نوشہر گگے زیاں ۵/-
محمد طفیل صاحب گھوڑ کے ججہ سیالکوٹ ۵/۵
کلثوم بیگم اہلیہ محمد عالم صاحب ۵/۲
چوہدری محمد شریف صاحب درگانوالی
ضلع سیالکوٹ ۱۰/۸
چوہدری برکت علی صاحب کھرپہ منڈیکے بیریاں سیالکوٹ ۲۵/۴
چوہدری محمد یوسف صاحب " " ۱۲/۴
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد یوسف صاحب " " ۸/۴
ناصر احمد صاحب پسر " " ۵/۸
چوہدری محمد یوسف صاحب از حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم " ۵/۸
بشیر احمد صاحب غیر احمدی کھرپہ منڈیکے بیریاں ۵/-
امیر محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
بیرو چک سیالکوٹ ۷/۱۰
چوہدری فضل الدین صاحب " ۱۰/-

چوہدری عمرالدین صاحب بیرو چک سیالکوٹ ۱۰/-
عمرالدین صاحب ولد خیر دین صاحب " ۵/-
فضل الدین صاحب ولد مہتاب " " ۶/۴
علی شیر صاحب " " ۵/-
بشیر احمد صاحب بٹ " " ۷/۶
لال الدین صاحب " " ۶/-
چوہدری حسن محمد صاحب " " ۵/-
سلطان صاحب " " ۶/-
میاں محمد شفیع صاحب ڈگری گھماں " ۵/۴
محمد صدیق صاحب ٹیلر ماسٹر " ۵/۴
عبدالحق پنڈی بھاگو سیالکوٹ " ۱۵/-
چوہدری نواب خان صاحب پٹواری
پنڈی بھاگو ۲۶/-
مختار بی بی ۔ بختار بی بی دختران
میاں علی محمد صاحب بازار کھیتیا نوالہ گھمیانہ ۵/۲
جمیلہ بی بی ۔ حمیدہ بی بی دختران میاں علی محمد صاحب " " ۵/۲
ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر جھنگ ۵/۱۱
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۶
بچگان " " ۵/۳
حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ۵۸/۱۲
معراج بی بی صاحبہ ولد شیخ صفدر علی صاحب ۵/-

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی کی صحت بہت کمزور ہے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صحت کامل وعاجل عطا فرمائیں۔
سید عبدالغنی شاہ مٹھا ٹوانہ ضلع سرگودھا

(۲) میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور اب زیادہ بیمار ہوگئی ہے لہٰذا احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔
شیخ رفیع الدین احمد ۱۵۲۵/۱ رنچھور لائینز ستارا سٹریٹ کراچی

(۳) ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست میاں نذیر محمد صاحب بندش پیشاب کے عارضہ سے ایک عرصہ سے بیمار ہیں اپریشن ہونے والا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کیمبل پور

بھارت کے وزیر خزانہ کا استعفا منظور کر لیا گیا

مندھرا اسکینڈل کی تحقیقات کا شاخسانہ مسٹر چاری آج سبکدوش ہو جائیں گے

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ بھارتی وزیر خزانہ مسٹر کرشنا چاری کے مستعفی ہونے کا آج سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔ آج آپ کا استعفا منظور کر لیا گیا۔ آپ کو آج (جمعہ) اپنے عہدے سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ اور وزیر اعظم پنڈت نہرو نیا انتظام ہونے تک خزانہ کا محکمہ اپنے پاس رکھیں گے۔

مسٹر کرشنا چاری نے اپنا استعفا ۵ فروری کو پیش کیا تھا۔ آپ مشہور "مندھرا اسکینڈل" کے متعلق چھاگلہ کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ کے پیش نظر مستعفی ہوئے ہیں۔ جس میں مسٹر کرشنا چاری پر سرکاری روپیہ ایسے ہی ادارے میں لگانے کی ذمہ داری عاید کی گئی ہے جس سے اس روپے کی واپسی یقینی نہ تھی۔

بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر چھاگلہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے:۔ "اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کاروبار کی بنیادی ذمہ داری وزارت خزانہ کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر پٹیل پر عاید ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت مسٹر پٹیل سیکرٹری کی حیثیت سے از خود اس کاروبار کے مجاز نہیں تھے۔ نہ وہ وزیر خزانہ کی منظوری کے بغیر ایسا کر سکتے تھے۔ اس لئے اس کی تمام ذمہ داری مسٹر کرشنا چاری کو قبول کرنی چاہیئے۔"

مسٹر کرشنا چاری نے حکومت کے زیر اہتمام لائف انشورنس کارپوریشن کا قریباً ایک کروڑ ستائیس لاکھ روپیہ مندھرا کاروبار میں لگایا تھا۔ لیکن حصص کی قیمت گر جانے سے چالیس لاکھ روپے کے لگ بھگ نقصان ہوا۔ چھاگلہ کمیشن کے روبرو پیش ہونے والے کئی گواہوں نے وزیر خزانہ پر اس سلسلہ میں الزامات عاید کئے۔

مسٹر کرشنا چاری بھارت کے چوتھے وزیر خزانہ ہیں جو مستعفی ہوئے ہیں۔ لیکن شہرت وافر ہونے کے باعث استعفا دینے والے آپ دوسرے وزیر خزانہ ہیں۔ ابھی تک آپ کے جانشین کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکا۔ اور بھارت کی خراب اقتصادی پوزیشن کے باعث نئے وزیر خزانہ کا انتخاب مشکل ہی نظر آتا ہے۔

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایک راز پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ بہر موقعہ پر متوقع معاوضہ سے بڑھ کر خدمت سرانجام دینے اور اسی کو اپنی زندگی کا معمول بنانے سے انسان دنیا میں ایک کامیاب زندگی گذار سکتا ہے۔

مقالہ کے دوران آپ نے آپ بیتی اور جگ بیتی کے رنگ میں بہت سے دلچسپ واقعات بیان کر کے واضح کیا کہ کس طرح اس اصول پر کاربند ہونے کے نتیجے میں ترقیات کے دروازے کھلتے چلے گئے۔

آپ کے اس دلچسپ معلوماتی مقالہ کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔اے نے "شجاعت" کے موضوع پر ایک نہایت ٹھوس علمی مقالہ پیش فرمایا جو بہت پسند کیا گیا۔ اجلاس میں چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال۔ محمد شفیع صاحب اشرف ایڈیٹر ماہنامہ خالد۔ پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب اور خود صاحب صدر جناب تنویر نے اپنے بلند پایہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں

دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

پر چوہدری شبیر احمد صاحب کی تضمین بہت پسند کی گئی۔

تلاش گمشدہ!

مورخہ ۱۳ فروری بروز جمعرات شام ۴ بجے کالج سے گھر کو آتے ہوئے اغلباً ریلوے لائن کے قریب میرا ایک تھیلا گر گیا ہے جس میں بعض ضروری کتب اور عینک بھی تھی۔ جس دوست کو ملا ہو وہ مہربانی فرما کر خاکسار کو پہنچا کر مشکور فرماویں۔ دس روپے بطور انعام ان کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

(بشارت الرحمن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

کارکنان شعبہ مال جماعت احمدیہ کراچی کو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے۔ فرمایا:

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"آپ جب تاریخ میں حضرت خالدؓ اور سعدؓ اور عمرؓ بن معدی کربؓ اور ضرارؓ کے پڑھتے ہوں گے۔ تو آپ کے دل میں خواہش ہوتی ہوگی کہ کاش ہم بھی اس زمانہ میں ہوتے۔ اور خدمت کرتے۔ مگر اس وقت آپ کو بھول جاتا ہے کہ

"ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد"

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے۔ اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو۔ کیونکہ تبلیغ روپیہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے۔ اور مل رہا ہے۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں۔ تاکہ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام تو درحقیقت تمام جماعتوں کے عہدہ داروں کے لئے ہے۔ اور چاہیئے کہ ہر جماعت کے مالی کام کرنے والے احباب اس پر کاربند ہوں۔ احباب کو یاد رہے کہ کراچی کے احباب اِس سال بھی اِس جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ کہ وہ تحریک جدید کا اس سال کا چندہ تحریک جدید ایک لاکھ جو ساری جماعت کے چندہ کا چوتھا حصہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش کریں۔ جیسے وہ حضور کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے کہ وہ آخر مارچ اپریل تک تو کم سے کم ۷۵ ہزار پیش حضور کریں۔ اور بقیہ ۲۵ ہزار آخر سال یعنی ۳۱ اکتوبر ۵۸ء تک داخل کریں۔

اسی طرح دوسری شہری اور زمیندار جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اسی جوش اور شوق اور احساس سے کام میں لگ جائیں۔ تو وہ بھی آخر مارچ اپریل تک اپنے وعدے سوفیصدی ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

کیمیا صد کو مُکن بر کسے کو ناصرِ دین است

بلائے او بگرداں گر ہمے آفت شود پیدا!

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بچی امۃ الجمیل بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد سعید پنشنر دار الرحمت غربی)

خریداران رسالہ الفرقان کے لئے ضروری اطلاع

ماہِ فروری کا رسالہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے بروقت شائع نہ ہو سکا۔ فروری اور مارچ کا رسالہ ڈبل حجم پر اور عمدہ مضامین پر مشتمل پانچ مارچ کو شائع ہو رہا ہے۔ جملہ ایجنٹ حضرات اور خریدار احباب آگاہ رہیں۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

انتظامی امور کے بارہ میں مینجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا ایڈریس مکمل اور صاف لکھا کیجئے!